یہ اخبار ہفتہ ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ سو
والیان ریاست سے ۔ ۔ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ عہ
۔ ۔ ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
۔ ۔ ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✦
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✦
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✦

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ✦
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاینگے ✦

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ ہجری القدس مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء

امرتسر میں صفائی کی شکایت

قابل توجہ صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی

امرتسر کے لوکل اخبار عموماً اور اہلحدیث خصوصاً امرتسر کی صفائی کیطرف میونسپل کمیٹی کو توجہ دلاتے رہتے ہیں ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کمیٹی کی لاپرواہی سے تنگ آکر لوکل اخبار اب خاموش ہو گئے ۔ مگر اہلحدیث کو بحکم قرآنی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (اللہ کی رحمت سے بے امید نہ ہونا چاہئے) بے امیدی نہیں ہوتی کہنے سے نہیں رکتی خصوصاً جب اہالی شہر کی تکلیفات کو دیکھتے ہیں تو بیچاروں کی حالت زار پر رحم آتا ہے کہ انکی خوبی قسمت سے ایکسا ایسے رفاہ عام محکمہ کی افسر بھی وہی لوگ ہیں جو انکی زبان سے انکی تحریر سے براہ راست واقفی حاصل نہیں کر سکتے جبتک انگریزی میں اسکا ترجمہ کرکے نہ سنایا جائے بخوبی مطلب نہیں سمجھتے ۔ امرتسر کی آبادی اور محاصل کے مقابلہ پر امرتسر کی صفائی کمیٹی کے لئے موجب شرم ہے ۔ ہم ممبران کمیٹی کی شکایت نہیں کرتے کہ وہ انتخاب کے موقع پر کیا ہوتے ہیں اور بعد کرسی نشینی کے کیا بنجاتے ہیں کیونکہ انکا تو سالہا سال سے اہالی شہر کو

تجربہ ہے کہ ممبران کو ممبر بننے سے تو بجز کرسی نشینی کے سوا اور کوئی مطلب نہیں اصلی وہ تو اپنے مطلب کے پکے ہیں ۔ انکی ہم کیوں شکایت کریں ۔ شکایت ہے تو امرتسر کے رائے دہندوں کی ہے جو باوجودیکہ تین سال تک کس مپرسی کی حالت ہیں ۔ کوئی ممبر انکی آسائش یا فائدے کی نہیں سوچتا ۔ سوچنا تو بڑی بات ہے کہنے سے سنتا بھی نہیں تاہم اُسی وقت انکی خوش آمدوں میں پھنسکر انہی کو انتخاب کرتے ہیں ۔ خیر اس رونے کا تو یہ مقام نہیں اس لئے ہم اصل بات کہتے ہیں کہ شہر میں صفائی کی تکلیف کیوں ہے ؟ صرف اسلئے کہ اعلیٰ افسر آرام طلب اور خود غرض ہیں ۔ داروغوں کو کیا غرض کہ تنگ و تاریک کوچوں میں جائیں ۔ انکی کمال مہربانی ہے کہ بڑے بڑے بازاروں میں ادہر اُدہر گشت لگا کر وقت پورا کر دیں اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوچوں میں جہاں بازاروں کی نسبت گھنی آبادی ہوتی ہے عموماً گندگی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں ۔ داروغہ صاحبان کی لاپرواہی سے ماتحت عملہ بھی غافل ہے ۔ پھر مہتروں کا تو کہنا ہی کیا ہے ۔ جونہی سُنا کہ کوئی افسر آنے والا ہے جھٹ سے اُس علاقہ کی صفائی کی گئی ۔ پھر بس ۔ بارش کے موقع پر بازاروں میں کیچڑ کے تودے لگجاتے ہیں جو کا نہایت بمشکل اپنی اپنی دوکان سے ہٹا کر ادہر ادہر لگا رکھتے ہیں ۔ صفائی کے افسر

پاس سے گذرتے ہیں مگر مجال نہیں کہ کوئی اٹھائے یا اٹھوائے آخر چند روز کی تکلیف کے بعد اُسی جگہ دب جاتا ہے پھر جب بارش ہوتی ہے تو وہی کیچڑ دیکھ تازہ ہوکر تکلیف دہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے ہم ہمیشہ سے یہ تجویز بتلاتے آئے ہیں کہ ایک داروغہ خاص اس کام کے لئے رکھا جائے کہ اہل شہر اپنے اپنے محلوں کی شکایات زبانی یا تحریری اُس کے پاس پہونچائیں۔ اُس کے ماتحت چند ایک مہتر مع سامان باربرداری اور مناسب تعداد میں سقّے اُسکے دفتر میں حاضر رہیں۔ جونہی کسی محلہ سے کوئی شکایت پہونچے فوراً مہتر بھیجکر وہاں پر صفائی کرائی جائے اور علاقہ دار کی رپورٹ بالا افسر کو کرے موجودہ صورت میں بھی شکائتی خط لکھے جاتے ہیں مگر اس میں نتیجہ مفید اور جلد تر نہیں نکلتا۔ آج خط لکھیں کل صاحب سکرٹری کو ملے پھر پرسوں وہ داروغہ صفائی کے حوالہ کریں تو جو ہتھو روز داروغہ صاحب توجہ کریں تو کہیں جاکر وہاں سے میلا اُٹھے ما تنے دنوں تک غلیظ مقام کی جو کیفیت ہوگی وہ کسی سے مخفی نہیں اسلئے ہم با پید منظوری صاحب پریزیڈنٹ کی توجہ اس تجویز کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اگر داروغہ الگ اس کام کے لئے نہ رکھا جائے۔ تو سردست یہ کام اسسٹنٹ سکرٹری کے سپرد کیا جائے اور شہر میں بذریعہ منادی و اشتہارات کے اعلان کردیا جائے کہ جس جگہ غلاظت گندگی یا سڑک کی ناصفائی کی وہاں کے آنے جانے والے اپنی شکائت صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کے دفتر میں تحریری یا تقریری پہونچا دیں تو انکی شکائت فوراً رفع ہوجائیگی۔

اہلحدیث اپنے ممبر جناب مولوی احمداللہ صاحب اور دیگر ممبران سے عموماً اور اپنے محلہ کے علاقہ دار شیخ محمد جمیل صاحب ممبر سے خصوصاً توقع رکھتا ہے کہ اس تجویز کو تکمیل تک پہونچانے میں سعی بلیغ فرماوینگے۔ اہلحدیث نے جس طرح ان صاحبوں کو توجہ دلائی ہے۔ انکی سعی کرنے پر انکا شکریہ بھی شائع کریگا۔ ورنہ کچھ اور۔

مولوی - منشی - پنڈت اور بابو -

اِن چاروں لفظوں کے اصطلاحی معنے یہ ہیں کہ مولوی اُس شخص کو کہتے ہیں۔ جو اسلام کے علوم دینیہ کو عربی زبان میں سمجھا ہو۔ اور منشی اُس کو کہتے تھے جو فارسی و اُردو کی انشاپردازی کی مہارت رکھتا ہو۔ پنڈت وہ ہے جو ہندو دہرم کی واقفیت بذریعہ سنسکرت زبان کے جانتا ہو اور بابو اُنکو کہتے ہیں جو انگریزی دفتریں نوشت خواند کرسکتا ہو۔ اِن چار لفظوں میں سے دو لفظ ہمارے اسوقت زیر بحث ہیں یعنی مولوی اور پنڈت۔

ایک زمانہ میں مولوی اور پنڈت کا لفظ ایک ایسا مقدس و متبرک سمجھا جاتا تہا کہ اس کے برابر کوئی لفظ نہ تہا چنانچہ کہا گیا ہے کہ ؎

علم مولا ہو جسے وہ مولوی ✦ جیسے حضرت مولوی معنوی

مگر جونہی اس گروہ نے اپنا تقدس چھوڑا یعنی وہ اعمال اور اطوار اختیار کئے جنکی وجہ سے انکے تقدس میں نقصان آیا۔ یہانتک کہ شعراء نے انکی پھبتیاں اُڑائیں کہ ؎

کوئی مسئلہ پوچھنے ان سے جائے ✦ تو گردن پہ بار گراں لیکے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اس میں لائے ✦ تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے

ستوں (چشم بد دور) ہیں آپ دین کے
نمونہ ہیں خُلق رسول امین کے۔

اس کشاکشی میں کچھ علماء کا قصور تہا تو کچھ انکے مخالفوں کا بھی اس لئے غیرت خداوندی نے ایک صورت پیدا کردی جو آج سے پہلے وہم وگمان میں بھی نہ تہی یعنے ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی جو نہ تو مولویوں کی پھبتیاں اُڑاتے ہیں۔ ڈراما بناتے ہیں۔ سوانگ بنا بناکر انکی نقلیں اُتارتے ہیں مگر خود مولوی کہلاتے ہیں اس تجویز الٰہی سے قدرت نے دونوں قوموں کو سزا دی ہے۔ علماء کرام کو تو اس طرح کہ انہوں نے اس مقدس منصب کی جب عزت نہ کی تو انکے سامنے ایسی جماعت پیدا ہوگئی جنکی بداعتقادی۔ بداعمالی ظاہری اور باطنی بد اطواری کے لحاظ سے علماء کرام انکو سخت برا جانتے تہے۔ مگر لطف یہ ہوا کہ نام میں انکے حضرات کے وہ شریک ہوگئے یعنی یہ کون ہیں؟ مولوی فلاں صاحب بی اے۔ یہ کون ہیں؟ پنڈت فلاں صاحب ایم اے۔ یہ کون ہیں؟ مولوی فلاں صاحب وکیل۔ یہ کون ہیں! پنڈت فلاں صاحب ایل ایل بی۔

غرض ان مذہبی القاب اور مناصب کی وہ مٹی پلید ہوئی کہ الامان والحفیظ ہم مدت تک ان اسرار خداوندی کو غور سے سوچتے رہے آخر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اس اصطلاح میں جو نئی قایم ہوئی کہ ہر ایک بی اے مولوی۔ ہر ایک کچہری کا وکیل محرر اور اکسٹنٹ مولوی۔ ہر ایک سکول کا ماسٹر مولوی کہلاتا ہے اس میں خدا نے دونوں گروہوں کو انکے اعمال کی سزا دی ہے۔

مولویوں کو تو اس طرح سے کہ ان کے مقدس لقب میں اُن لوگوں کو شریک کیا گیا جو اُس کے اہل نہ تھے۔ نو تعلیم یافتوں کو اس لئے کہ یہ لوگ مولویوں کے نام پر پھبتیاں اُڑاتے تہے اور مولویوں کو بڑی سختی سے کوسا کرتے تہے خدا نے انکو

اہلحدیث کا مذہب - فرقہ موحدین کے مسائل بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ۳ر مینجر

اس طرح سزا دی کہ آخر اسی لقب سے خود ہی ملقب ہوئے اب اگر مولویوں کو بُرا کہیں گے تو کم سے کم اشتراک اسمی کی وجہ سے خود بھی تو اس بُرائی میں برابر کے حصہ دار ہونگے *

امیر صاحب کابل کی تشریف آوری کے موقع پر علی گڈھ کالج میں مولانا شبلی صاحب سے میں باتیں کر رہا تھا کہ ایک صاحب آئے جنکی وضع قطع غیر مشروع اور بنظر ظاہر نہایت مستحق تھی مولانا شبلی نے اُن سے میرا تعارف کرایا کہ یہ مولوی فلاں صاحب ہیں - میں نے اسوقت دل میں کہا سچ ہے ؎

آپ کا ہونا ہی اپنی خباست اعمال ہے

ہم نہیں سمجھتے کہ ہماری تعلیم یافتہ پارٹی مولوی نہ کہلائیں - بیشک کہلائیں جب یہ دستور کی بات ہے کہ غریب کا گھر اُجڑتا ہے تو جس کے ہاتھ لگتا ہے لے جاتا ہے - گروہ علماء پر جب نادر شاہی لُوٹ پڑی تو سب سے پہلے انکی عزت برباد ہوئی - ازاں بعد انکی مالی حالت خراب ہوئی اس سے بعد جب کچھ نہ رہا تو انکا نام (جو محض برائے نام تھا) بھی ادہر اودہر کے ایرے غیرے لُوٹ کر لیگئے جو بالکل قانون قدرت کے مطابق ہوا - مگر افسوس کہ یہ مقدس نام جیسا اپنے مقام پر ذلیل تھا دوسرے مقام پر تبدیل یا وسیع ہونے سے زیادہ ذلیل ہوا - آہ! ؎

میری پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

خیر یہ تو تھی ایک راز حقیقت کی تحقیق - اب ہم اپنی تعلیم یافتہ پارٹی سے سوال کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ یہ لوگ اپنی شائستگی کے واسطے سے اس سوال پر خوب غور کرینگے وہ یہ ہے کہ جب یہ مولوی کا لفظ ایسا مکروہ ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں مولوی کا نام سنتے ہی اُس کے مسمی کی حقارت آجاتی ہے تو پھر یہ کیا دور اندیشی اور عقل کی بات ہے کہ یہی لفظ آپ لوگ خود اپنے لئے تجویز کر رہے ہیں اسی لفظ سے بولتے ہیں اسی لفظ سے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی کے بنانے پر ہاں کرتے ہیں کیا اتنا نہیں سوچتے کہ اگر ہم واقعی مولوی ہیں تو اُس نفرت کے مصداق ہیں جو ہمارے دلوں میں اس گروہ کی نسبت موجود ہے کہ مولویوں نے مسلمانوں کو ڈبویا - بڑے ہی تنگ ظرف - کینہ اخلاق - بدخلق - زمانہ ناشناس بیوقوف - سنگلے وغیرہ وغیرہ تو پھر آپ لوگوں کو کیا مصیبت اور ضرورت پڑی کہ خود بھی اس ذلت میں انہی خود پر شریک ہوتے ہیں - کیا معلوم نہیں کہ یزید قاتل امام سے پہلے اس نام میں کوئی بُرائی نہ تھی لیکن جب سے امام حسین کا قتل مشہور ہوا اور اُس کے فاعل کا نام سنتے ہی اُسکی بدی کی طرف ذہن منتقل ہونے لگا تو کسی مسلمان نے اپنا نام یزید رکھنا پسند نہ کیا - ٹھیک اسی طرح اگر آپ لوگ مولویوں کو واقعی ایسے کشیدہ خاطر ہیں تو کیوں یہ نام مولوی کا اپنے سر پر لیتے ہیں - جنکا ہی ہے اُنہی کو رہنے دیجئے -

شائد آپ کہیں کہ ہم تو کسی کو کہتے نہیں کہ ہمکو مولوی لکھو - پھر ہمارا کیا قصور - ای جناب کہنا دو قسم پر ہوتا ہے ایک زبانی کہنا - دوئم منکر نہ رہنگی نہ کرنا - بلکہ اسکو ثابت رکھنا - جب آپ لوگوں کو کوئی مولویصاحب کہتا ہے تو آپ اُس کی آواز کو بخوشی سنتے ہیں اس نام سے خط لکھتا ہے تو جواب دیتے ہیں - پھر کہنا اور کسکا نام ہے - بھلا اگر آپ کو کوئی شخص پادری یا پنڈت کہو تو آپ اُسکو نہ روکینگے اور اُس کا جواب دینگے؟ ہرگز نہیں یہی وجہ ہے کہ آج ہم رسالہ دکن ریویو میں ایک بہت بڑی فہرست اسی قسم کے مولویوں کی دیکھتے ہیں جنکا نمونہ بتلاتا ہے کہ ؎

گر مولویت ہمیں ست کہ ایشاں دارند -
وائے گر از پس امروز بود فردا -

مولویت تو ایک بڑا مقدس منصب ہے - ظاہری شکلوں پر بھی تو آثار اسلام نظر نہیں آتے - امرتسر میں ایک دوکان پر اسی قسم کے ایک مولوی صاحب تشریف فرما تھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے برادر کلاں منشی محمد علی صاحب مرحوم بھی وہاں آگئے - صاحب دوکان نے منشی صاحب کا مولویصاحب سے تعارف کرایا کہا کہ یہ فلاں مولوی صاحب ہیں منشی صاحب جو بوجہ اپنی دینداری کے اُنکی شکل کو دیکھ دیکھکر ایسے متحیر ہوئے جیسے کوئی ہندی لنڈن کے عجائب خانہ کو دیکھکر محو ہو جاتا ہے - پھر آپ مولویصاحب کو کچھ نصیحت فرمائی مگر مولویصاحب موصوف بزبان حال اُنکو کہتے تھے ؎

کر لیں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا لیگی -

ہمارے اس بیان سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نکالیں کہ ہم اس نام میں بخل کرتے ہیں کہ کیوں یہ لوگ مولوی بنتے ہیں حاشا وکلا - بخل کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر ایک قوم میں افراد مختلف اوصاف کے ہوتے ہیں - امیر - غریب - نیک و بد - جس قوم میں اکثر افراد جس وصف کے ہونگے وہ وصف تمام پر صادق آئیگا - دیکھو یورپ کو متمول اور ہندوستان کو غریب کہا جاتا ہے حالانکہ بعض افراد ہندوستان میں ایسے بھی ہیں جو

یورپ کے کئی ایک کو مول لیکر چھوڑ دیں اور پرواہ بھی نہ کریں مگر چونکہ یہ صفت بہت ہی قلیل افراد میں ہے اسلئے ہندوستان غریب ہی اور یورپ متمول - پس اسی قاعدہ کی رو سے مولویوں کی نوع یا قوم جو آج بُری ہو رہی ہے یہ نہیں کہ سب کے سب بُری ہیں - ایسا کبھی نہ ہوا نہ ہوگا ؎

خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

بعض بلکہ بہت سے افراد کی وجہ سے یہ بُرائی پیدا ہوئی جنکی بابت یہ کہنا بہت ہی موزون ہے کہ ؎

کیا علم دیں سے دیکھو بدنام انہوں نے ✦ کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

پس جب موجودہ صورت میں موجودہ افراد کی وجہ سے یہ بدنامی ہے تو اگر یہ نئی جماعت بھی انہیں آملی جن کی خیر میشا سے نسل بھی مولویوں والی تو کجا (دانستہ ترکی ٹوپی) مسلمانوں والی بھی نہیں نماز و روزہ وغیرہ احکام شرعیہ و اخلاقیہ تو نصیب اعدا پھر تو ایک ناہرین کی نظر میں یہ امر بہت ہی واضح تر ہو جائیگا کہ مولویوں کی کل جماعت ایسی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کل مولویوں کو بُرا جانیگا جس بُرائی کا حصہ ان جنٹلمینوں کو بھی برابر کا پہونچیگا - ہم اس میں حیران ہیں کہ آخر یہ کیسا ماجرا ہے کہ ان تعلیم یافتوں نے مولوی کا لفظ اپنے لئے اختیار کیا یہ تو مولوی کے نام سے چڑتے اور ناک بھوں چڑھاتے تھے آخر اس کی وجہ ہمیں ایک تو وہ سمجھ میں آئی جو ہم سنتے اور بتلائی ہے کہ غیرت خدائی کا یہ کرشمہ ہے یعنی کبھی تو یہ لوگ مولویوں پر لے دی کرتے تھے اب یہ زمانہ بھی آیا کہ خود مولوی بن گئے -

کیا خوب ؎ کبھی معشوق تھے وہ ہی جو اب عاشق کہاتے ہیں
کسیکا دل دکھایا تھا اُسی کی داد پاتے ہیں

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گروہ پیدا ہوا تو انہوں نے پہلے نام (نیچری) کو تو پسند نہ کیا کیونکہ وہ تو اولڈ فیشن کا تھا - بابو بھی کچھ تھرڈ کلاس کا معلوم ہوا جس میں کوئی قومی عزت نہ تھی اس لئے بحکم نزلہ بر عضو ضعیف میریزد - آسانی سے انکو مولوی کا لفظ لگیا - بس یہ بن ٹھن کر مولوی بن بیٹھے - بہت خوب - بہت خوب - چشم ما روشن دل ما شاد - ہماری غرض اس مضمون کے لکھنے سے یہ ہے کہ ہم بتلا دیں کہ اٰتِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ (ہر ایک مستحق کو اسکا حق دیا کرو) جو نام اور منصب کسی قوم یا شخص کا ہے اُسی کو زیبا ہے - یہ تو فائدہ عربی مولویوں کا ہے اور مولویوں کی بدنامی اور بدگوئی جو ہوتی ہے اُس سے بچ رہنا تعلیم یافتہ پارٹی کا فائدہ ہے - ہمیں تو دونوں جانب تعلق ہے حضرات علماء کرام ہمارے معزز بزرگ ہیں تو تعلیم یافتہ بھی ہمارے بھائی ہیں مگر تعلیم یافتہ گو

برتاؤ کے البتہ ہم شاکی ہیں کہ یہ لوگ وضع میں - اطوار میں - لباس میں - عبادات میں - اخلاق میں مسلمانوں سے ممتاز ہونے کے علاوہ انکے بزرگوں کے اسماء صفاتیہ پر بھی قبضہ کرنے لگے تو ہمارے منہ سے یہ نکلنا کوئی بے جا نہوگا کہ ؎

مجھ کس کس کو دوں دل میں ترے اتہوں سے لے قاتل
کٹاری کو - چھری کو - بانک کو - خنجر کو - پیکان کو -

تردید تابعیت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

(گذشتہ اشاعت سے پیوستہ)

اور ایک جو یہ روایت ہے کہ عبد اللہ ابن جزء سے کہیں امام صاحب نے وقت حج کے ملاقات کیا - اس کی سند صحیح نہیں اسکا رد خود ردالمحتار میں ہے وا ما ما جاء عن ابی حنیفۃ من انہ حج مع ابیہ سنۃ ست و تسعین و انہ رای عبد اللہ ھذا یدرس بالمسجد الحرام وسمع منہ حدیثا فرد جماعۃ منہم الشیخ قاسم الحنفی بان سند ذلک فیہ قلب وتحریف وفیہ کذاب بالاتفاق وبان ابن جزء مات بمصر ولابی حنیفۃ ست سنین وبان ابن جزء لم یدخل الکوفۃ فی تلک المدۃ انتھیٰ (ترجمہ) لیکن جو روایت ہے کہ ابو حنیفہ جسوقت باپکے ساتھ حج کو گئے تہے تو دیکھا تہا عبد اللہ بن جزء کو اور مسجد حرام میں سبق دیتے تہے امام نے اُن سے ایک حدیث سن لی - اس روایت کا رد ایک جماعت نے کر دیا ہے انہیں سے شیخ قاسم صاحب حنفی ہیں اس لئے کہ سند اس روایت کی تبدیل و تحریف پائی ہوئی ہے اور اسکا راوی بالاتفاق کذاب ہے - اصل بات تو یہ ہے کہ عبد اللہ ابن جزء صحابی مصر میں انتقال کئے ہیں اسوقت امام صاحب کی عمر ۶ برس کی تہی اور کبھی ابن جزء کوفہ میں نہیں گئے تہے (یعنے جب کوفہ میں نہ گئے تو پھر ملاقات کیسی ہوگی اور امام صاحب تو ۶ برس کے تہے یہ بھی ممکن نہیں کہ آپ اُس صحابی کے پاس گئے ہوں) تا فہم ولا تعجل اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ اس روایت کا راوی احمد بن صلت الحمانی کذاب ہے چنانچہ شیخ ابن طاہر حنفی تذکرہ موضوعات میں فرماتے ہیں فابن جزء مات بمصر ولابی حنیفۃ ست سنین والآفۃ من الحمانی قال ابن عدی ما رایت فی الکذابین اقل حیاء منہ قال الدار قطنی کان یضع الحدیث وقد وضع لنا ھذا الحدیث من قبح امرہ بالطل ایضا واخرجہ ابن الجوزی فی الواھیات (ترجمہ) عبد اللہ بن

مقابلہ توریت - انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ - قرآن شریف کی فضیلت - قیمت ۴ر محصولڈاک ۱ر - منیجر

ahmadimuslim.de

جزء صحابی نے تو مصر میں انتقال کیا اسوقت عمر امام صاحب کی ۶ برس کی تھی یہ سب آفت صحانی راوی سے ہے ابن عدی نے کہا ہے کہ اس سے بڑھکر جھوٹا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اس سے بڑھکر بے حیا کسی کو نہیں پایا اور دارقطنی نے کہا کہ یہ راوی جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا ہے اور ابن جوزی نے اسکو واہیات میں ذکر کیا ہے۔ بالحمد للہ والمنۃ ہم اپنے دعوے کو ثابت کر چکے کہ امام نے کسی صحابی سے ملاقات نہیں کیا کوئی صحابی تو قبل ولادت امام کے انتقال فرمائے اور کسی کے زمانہ میں امام صاحب چھوٹے تھے۔

ناظرین جب امام صاحب نے کسی سے ملاقات نہیں کی تو یہ کیسے تابعی ہو سکتے ہیں صحابی وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور آپکی صحبت فیض صحبت میں رہا ہو اور تابعی وہ ہیں جو صحابہ کو دیکھا ہو صحابہ سے ملاقات کی ہو امام صاحب نے تو کسی کو نہ دیکھا نہ کسی سے ملاقات کی جیسا کہ ابھی میں نے ثابت کر دیا ہے۔

پھر باوجود اس کے امام صاحب کو تابعی کہنا نری سفاہت ہے۔

ہدایت:- اگر کوئی صاحب ہمارے مضمون کا رد کرنا چاہیں تو ہمارے پیش کردہ دلائل کو غلط ٹھیرائے ورنہ اور گپ شپ جواب تصور نہ کئے جائیں گے۔ فقط

(راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

بوسہ قبر
گذشتہ اشاعت سے آگے

اور یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ "میں نے امام احمد کا یہ قول ابن تیمیہ کو دکھلایا انہوں نے بڑا تعجب کیا" بھائی تعجب کا مقام کیوں نہو کیونکہ امام احمد سے روایت عدم جواز بوسہ کی ایسی مشہور و معروف کتب حنبلیہ میں تھی کہ جس کے خلاف نقل میں ضرور ایک واقف کار کو تعجب ہونا ہی چاہئے اس سے بھی معلوم ہوا کہ کتب حنبلیہ میں وہی روایت عدم جواز بوسہ کی معروف و مشہور تھی ورنہ ابن تیمیہ جیسا شخص کہ علاوہ مذہب حنبلیہ کے نقل و وقوف مذاہب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا کما صرح بہ الذہبی متعجب ہونا ہرگز نہیں کما لا یخفے علی الفہیم۔

اس کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ "مجنوں کے دو شعر کیا خوب ہیں" یا للہ العجب الی این یذھب بھم ھذا الھذیان کہاں مسئلہ شرعی کا اثبات اور کہاں مجنوں کا قول واہیات اس زمانہ کی بزرگی اس حد تک پہونچگئی ہے کہ شعر شاعر کا کہ مستند کسی دلیل شرعی سے نہیں ہے برہان شرعیہ ہو اور شعر مجنوں و دیوانہ کا جسکو بجز بیہوش و دیوانہ کے پسند نہ کرے موقع و محل استدلال میں مذکور ہو۔ سچ فرمایا اللہ تعالی نے والشعراء

یتبعھم الغاوٗن۔ یہ بھی صاحبزادہ کی تحریر غرائب مقام و عجائب دلہ سے ہے۔

واتقوا قیل ؎ زمانہ از خرد گردون چہ دم زنی کہ ہنوز۔
ہمی نہ ہم نشناسی سنان و دورما را۔

اس کے بعد آپ بحوالہ عینی لکھتے ہیں "وقال المحب الطبری ویمکن الخ یعنی محب طبری کہتے ہیں کہ تقبیل حجر اسود اور استلام ارکان سے ہر چیز کی تقبیل جسکی تقبیل میں خدا کی تعظیم متعلق ہو جواز کا استنباط ممکن ہے" اس استنباط و اجتہاد کا ابطال ہو چکا ہے کما مر کہ یہ قیاس مع الفارق ہے علاوہ اس کے یہ استنباط ائمہ مجتہدین کے اصول کے جنکا اجتہاد مسلم ہے خلاف ہے محب طبری کو اسکا بھی اقرار ہے کہ جواز بوسہ قبور وغیرہ میں کوئی خبر وارد نہیں ہے جیسا کہ یہ عبارت انکی فانہ لم یرد فیہ خبر بالندب سے ظاہر ہے جس سے صاحبزادہ کی دلیل سابق یعنی اثر ابو یوسف و قصہ بلال سے جو انہوں نے بوسہ قبور کو ثابت کیا ہے کی تردید بھی متعلق ہے دیکھو اسی عدم ورود دلیل سے علماء حنفیہ حکم کراہت کا فرماتے ہیں اور اکثر مسائل میں اس اصول کا لحاظ رکھتے ہیں چنانچہ صاحب ہدایہ بعد طلوع فجر کے دو رکعت سنت کے سوا اور نفل کو مکروہ کہتے ہیں اس دلیل سے کہ انہ علیہ السلام لم یزد علیہما اور صلوۃ کسوف میں خطبہ کی نفی میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں لانہ لم ینقل اور صلوۃ استسقا میں تقلیب ردا کی نفی میں یہ لکھتے ہیں ولا یقلب القوم اردیتہم لانہ لم ینقل انہ صلعم امرھم بذالک اور خاص مسئلہ استلام میں کتاب ہدایہ کی کتاب الحج میں یہ مذکور ہے ولا یستلم غیرھما فان النبی صلعم کان یستلم ھذین الرکنین ولا یستلم غیرھما اور عبارت درمختار کی کراہت استلام غیر رکنین میں سابق مذکور ہو چکی افسوس نادانستگی بھی عجب مرض ہے کہ آدمی اپنے مذہب کی تردید کر رہا ہے اور اس کو کچھ خبر نہیں پس یہ قول محب طبری کا حنفیوں کے نزدیک باطل ہے قابل تسلیم نہیں اور یہ تحریر محب طبری کی نہم صحابہ بھی جو ظلم اتہ میں مخالف ہے۔ حضرت ابن عباس کا انکار جو حضرت معاویہ پر غیر رکن یمانیین کے استلام پر کیا تہا وہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اخرج احمد فی مسندہ عن مجاہد عن ابن عباس انہ طاف مع معاویۃ بالبیت فجعل معاویۃ یستلم الارکان کلہا فقال لہ ابن عباس لم تستلم ھذین الرکنین ولم یکن رسول اللہ صلعم یستلمہما فقال معاویۃ لیس شیء من البیت مھجورا فقال ابن عباس لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فقال معاویۃ صدقت اور ایسا ہی حضرت عثمان سے استلام غیر رکن یمانی کے پایا گیا ہے کما اخرج الامام احمد فی مسندہ قال یعلی طفت مع عثمان فاستلمنا الرکن قال یعلی فکنت مما یلی البیت فلما بلغنا الرکن الغربی الذی

ahmadimuslim.de

يقبل الاسود جررت بيدي فستلمه فقال ما شأنك فقلت الا تستلم فقال الم تطف مع رسول الله صلعم فقلت بلى فقال ارايت يستلم هذين الركنين الغربيين قلت لا قال أفليس لك فيه اسوة حسنة قلت بلى قال فانفذ عنك اور حضرت عمر کا قول ماقبلتك سابق گذر چکا پس ایسے بڑے بڑے صحابہ کے مقابلہ میں محب طبری وغیرہ کے قول کا کیا وزن ہو سکتا ہے غالباً محب طبری شافعی ہیں دیکھو کہ امام شافعی بھی بجز رکن یمانی کے اوروں کو بوسہ کو ناجائز فرماتے ہیں اور امام معاویہ کے قول کا جو ابن عباس کو انکی انکار پر جواب دیا تھا کیسا معقول جواب دیتے ہیں۔ علامہ قسطلانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں اجاب عنه اي عن قول معاوية امامنا الشافعي بانا لا ندع استلامهما هجرا للبيت وكيف يهجره من يطوف به لكنا نتبع السنة فعلا وتركا ولو كان ترك استلامهما هجرا لكان ترك استلام ما بين الاركان هجرا ولا قائل به انتهى اب امام شافعی کے مقابلہ میں انکو مقلد کی بات ماننا کتنی بڑی بے انصافی ہے امام ابن قیم فرماتے ہیں قال صاحب المناسك ويستلم الركن اليماني والحجر الاسود لا غير وما سوى الاركان فاستلامه بدعة منكرة انتهى كذا في الهدي

پھر آپ کہتے ہیں (اگر بوسہ قبر شرک یا مشابہ شرک ہوتا یا اس کی حرمت شرعاً ثابت ہوتی تو ایسے ایسے ائمہ محدثین الخ) یہ اعتراض آپکا ایسا پوچ ہے کہ قابل جواب تھا تھوڑی دانست کا آدمی بھی اس سوال کو آپ کے اوپر لوٹا کر یہ سوال آپ سے کرسکتا ہے کہ اگر یہ بوسہ قبر جائز ہوتا اور اس کے جواز کی کوئی دلیل ہوتی تو ایسے ایسے ائمہ محدثین ومحققین مذاہب اربعہ جنکے اقوال سبق میں مذکور ہو چکے حرام وشرک ومشابہ شرک وبدعت کے قائل نہ ہوتے اور خدا کے حلال کو حرام نہ کہتے تو اسکا آپ کیا جواب دینگے جو جواب آپ دینگے وہی اس طرف سے سمجھیں نہایت افسوس کا مقام ہے کہ باوجود لکھے پڑھے ہونے کے ایسا مہمل سوال کرتے ہو اور رات دن کتابوں میں پڑھتے پڑھاتے ہو کہ یہ امام اعظم کے نزدیک حلال ہے اور امام شافعی کے نزدیک حرام وغیرہ وغیرہ پھر ایسا بیجا ومہمل سوال اگر کوئی شافعی یہ کہے کہ امام اعظم نے جو فلاں امر کو حرام کہا ہے اگر یہ حرام ہوتا تو امام شافعی اسکی حلت کے قائل نہ ہوتے اور صاحبزادہ پر بھی اس اصل کے موافق اس اعتراض کو تسلیم کرنا ہوگا۔ ابتو کارخانہ فقہ کا درہم برہم ہوا جاتا پاش پاش نظیر مطلوب ہو کہ آپ کے ایسے کہ فقہ حنفیہ کا ایک مسئلہ مختلف فیہ کو ثابت نہ رکھا اور سب کو [illegible] کر دیا آؤ میں تمکو فخر الحنفیہ واستاد المحدثین امام عبداللہ بن مبارک کا ایک مناظرہ سناتا ہوں جس میں آپ ہی جیسے شخص نے انپر اسی قسم کا ایک اعتراض کیا تھا اور امام ممدوح نے انکا جواب معقول دیا تھا ابن مبارک جب کوفہ تشریف لیگئے تو وہاں کے لوگوں سے نبیذ مشتدہ کی نسبت مناظرہ ہوا اور جب وہ مناظرہ میں بند ہوگئے تو ایسا ہی مہمل سوال کیا قال قائل يا ابا عبد الرحمن فالنخعي والشعبي وسمى عدة معهما كانوا يشربون الحرام فقلت لهم دعوا عند المناظرة تسمية الرجال فرب رجل في الاسلام مناقبه كذا وكذا وعسى ان تكون منه زلة فيجوز لاحد ان يحتج بها فان ابيتم فما قولكم في عطاء وطاوس وجابر بن زيد وسعيد بن جبير وعكرمة قالوا كانوا خيارا قلت فما قولكم في الدرهم بالدرهمين يدا بيد قالوا حرام قلت هؤلاء رأوه حلالا فماتوا وهم يأكلون الحرام فبهتوا وانقطعت حجتهم كذا في اعلام الموقعين۔

(باقی دارد)

مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے خط کا جواب

اور

اڈیٹر بدر والحکم کی غلط گوئی کا رد باصواب

جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی آجکل خط وکتابت قادیانی پارٹی سے ہو رہی ہے مولوی صاحب موصوف نے ایک مضمون لاہور کے انگریزی اخبار میں چھپایا تھا۔ اس مضمون سے قادیانی پارٹی بہت کھسیانی ہو رہی ہے کیونکہ جو کچھ منصوبے وہ آجتک طفل تسلیوں کی طرح دل میں ٹھانے ہوئے تھے کہ مولوی صاحب آخرکار ہماری طرف رجوع کر آئینگے۔ اس مضمون سے تمام ملیا میٹ ہوگئے اسپر مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے مولوی صاحب کو خط لکھا کہ آپ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں تو ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کو کیوں کافر نہیں کہتے حالانکہ دونوں کا دعوی ایکساں ہے۔ نیز مرزائی اخباروں میں لکھا گیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے بھی رجوع کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح جنگ نہیں کرینگے ان سب باتوں کا جواب مولوی صاحب دیتے ہیں۔ (اڈیٹر)

میرے پرانے دوست مولوی محمد احسن صاحب

میں نے آپکا خط مورخہ ۲۲ جولائی مندرجہ بدر ۲۵ جولائی سنہ کمال تعجب وافسوس سے پڑھا۔ اس خط میں آپنے میرے مضمون ۱۶ جولائی پر جو سول ملٹری گزٹ ۱۸ و ۱۹

ahmadimuslim.de

جولائی ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا ہے) دو نادرست الزام (ایک قطعی دوسرا شرطی) قائم کئے ہیں جنہیں آپ نے علم و فہم و شناسی و حق گوئی سے کام نہیں لیا۔

آپ کا قطعی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب دربارہ نجات اتباع خاتم النبیین کو ضروری نہیں ٹھیرا تا پھر آپ نے (خاکسار کو کہتے ہیں) انکو اس مضمون ۱۲ جولائی میں سچا مسلمان تحریر فرمایا ہے۔

آپ کا شرطی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے خط ۱۹ جولائی میں (مولوی نوردین صاحب کے نام جو انہوں نے لکھا ہے اور وہ پرچہ ۲۵ جولائی میں مشتہر ہوا ہے یقیناً وہی دعوے وہی عقائد ظاہر کئے ہیں جو مرزا صاحب نے کئے ہیں کہ میں مسیح موعود ہوں۔ نبی ہوں۔ رسول ہوں۔ رحمۃ للعالمین ہوں" وعلیٰ ہذا القیاس جنکی وجہ سے آپنے مرزا صاحب کو کافر۔ مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔ اب اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بھی مرزا صاحب کے مانند کافر و مرتد واجب القتل سمجھتے ہیں تو لازم ہے کہ سول ملٹری گزٹ میں اسکا اشتہار دیں اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو ان عقائد اور دعاوی کی نظر سے کافر و مرتد واجب القتل نہ کہینگے تو یہ بے انصافی ہوگی اور اس صورت میں آپکو ڈاکٹر صاحب کی بیعت و پیروی لازم ہوگی۔

الزام اول کا جواب یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب آنحضرت صلعم کا اتباع و ایمان اُس شخص کے لئے جسکو آنحضرت صلعم کی دعوت پہونچ چکی ہو ضروری اور شرط نجات جانتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے اسکو جہنمی کہہ چکے ہیں اور اخبار وطن ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء میں اسکا اشتہار کر چکے ہیں اور آپ لوگوں کے اس الزام کو محض اتہام قرار دے چکے ہیں اصل عبارت وطن ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا صاحب میں جو نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔ اشاعت السنہ میں درج ہو کر عنقریب شائع ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ (جن لوگوں نے اصل عبارت وطن نہ دیکھی ہو وہ جلد ۲۱۔ اشاعت السنہ کا انتظار کریں) (یا اسی پرچہ میں آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں)

الزام دوم کا جواب یہ ہے کہ خاکسار نے مرزا صاحب کے صرف دعوے نبوت و رسالت وغیرہ عقائد کفریہ کو اسلامی حکم سیاسی ہز ہجسٹی فرمانروائے افغانستان کا سبب و موجب قرار نہیں دیا بلکہ انکا انبیا علیہم السلام خصوصاً حضرت مسیح بن مریم کی توہین کرنا اور انکو گالیاں دینا۔ (جو رعایا اہل اسلام میں پولیٹیکل جوش پہیلانے اور نقص امن عامہ خلائق پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے) ہز ہجسٹی امیر افغانستان اور انکی مانند دیگر خود مختار اسلامی فرمانروایان و حکام کے (نہ عوام غیر حکام کے) سیاسی حکم قتل کا موجب قرار دیا ہے۔

میرے اصل مضمون اردو میں جو رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۲۱ میں شائع ہوگا مرزا صاحب کے

دعوے نبوت و دیگر عقائد کفریہ کو سبب سیاسی حکم قتل نہیں ٹھیرایا گیا اور نہ کسی پہلی تصنیف یا تحریر میں ایسا پایا گیا ہے تاکہ اس کے مطابق حکم قتل ڈاکٹر صاحب یا کسی اور مدعی و معتقد کفریات کا الزام قائم ہو سکے۔ مترجم مضمون نے انگریزی ترجمہ میں آپکے دعوے کو بھی شامل و داخل سبب کر دیا۔ اور خاکسار نے اس دعوے نبوت کو اصل سبب حکم سیاسی مثل (توہین و دشنام دہی پیغمبران) ضمیمہ یا موید (نہ بالاستقلال سبب) سمجھ کر اسکو ترجمہ سے نہ نکالا۔

کوئی شخص ہزار کلمہ کفر بکے دعوئے پیغمبری کرے یا اور عقائد کفریہ ظاہر کرے وہ سیاسی حکم سلاطین سے قتل تب ہی کیا جاویگا جبکہ اُسکے کفریہ اقوال و افعال سے اسلام کے پولیٹیکل نظام میں خلل واقعہ اور نقص امن عامہ خلائق وقوع میں آنیکا اندیشہ ہوگا۔

اقوال افعال و عقائد کفریہ کا موجب کفر ہونا بھی اسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان عقائد کا معتقد اور ان دعاوی کا مدعی عمداً و عناداً ایسے عقائد کا اظہار و ارتکاب کرے اور اگر وہ اس میں کوئی غلطی کرے یا لاعلمی و اصول و احکام اسلام سے ناواقفی کی وجہ سے اسکا مرتکب و معتقد ہو گیا ہو یا نفس کا دہوکہ کھا جائے اور حدیث النفس کو وحی الہی سمجھکر مدعی نبوت یا رسالت بن بیٹھے یا اور کفریات بکنے لگے یا شطحیات زبان پر لاوے تو باوجودیکہ اُس کے افعال و اقوال و عقائد کو کفر قرار دیا جاویگا اس شخص پر یقیناً فتوے کفر نہ لگایا جاویگا جب تک کہ اصول اسلام سے اسکا جحود و انکار و تکذیب ثابت نہ ہو۔ اسکی تفصیل ہمارے مضمون کفر و کافر میں جو اشاعت السنہ جلد ۴ مطبوعہ ۱۸۸۱ء اور ریویو براہین احمدیہ میں جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں ہو چکی ہے۔ اور کسی قدر اسکا تتمہ ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا مندرجہ نمبر ۱۲ ج ۲۱ میں بیان ہوا ہے جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بناءً علیہ ڈاکٹر صاحب اسوقت تک بعض ان دعاوی کے ساتھ جو دعاوی مرزا صاحب کے ہمرنگ و ہم سنگ بقول آپ کے ان سے سرزد ہوئے ہیں ان تاویلات کے ساتھ فتوے کفر سے بچ سکتے ہیں جیسے مرزا صاحب انکا موجودہ حال کھل جانے سے پہلے ریویو براہین احمدیہ میں بچائے گئے تہے اور بعض دعاوی میں وہ فتوے کفر سے بایں وجہ بچ سکتے ہیں کہ اصول و مسائل اسلام سے ناواقفی کے سبب حدیث النفس کو وحی الہی سمجھکر انہوں نے وہ دعاوی کئے ہیں نہ جحوداً و عناداً و تکذیباً للشریعۃ المحمدیۃ کما ثبت ذلک کلہ بالشواھد الواضحۃ والتجارب الکاملۃ من صاحبکم المتنبی القادیانی

القصہ ڈاکٹر صاحب نے اگر ایسے دعاوی کئے ہیں تو وہ ابتدائی درجہ میں ہیں اور

ahmadimuslim.de

اجتہاداً بعض کلمات کفریہ زبان یا قلم میں لائے ہیں اور مرزا صاحب بدرجہ انتہائی پر پہونچ چکے ہیں اور جحوداً وعناداً الزام کفر پر جمے ہوئے اور ڈٹے ہوئے ہیں شتان بینہما۔

لہذا ڈاکٹر صاحب قبل از استکشاف اعتقاد و خواہش و تحقیق و عرض و تاویل اس فتوٰی کے محل نہیں ہوسکتے جو ہندوستان و پنجاب کے صدہا علماء نے مرزا صاحب کے جحود و عناد کو انکی تصانیف و تقاریر اور شبانہ روزی بست سالہ اقوال و افعال سے ثابت و محقق کرکے اُن پر لگایا ہوا ہے۔ مع ہذا ہم ڈاکٹر صاحب سے اس باب میں خط و کتابت کرینگے اور امید ہے کہ اگر انہوں نے دعوے رسالت و مسیحائیت کیا ہی ہوگا اور مرزا صاحب کے ایک خلیفہ چراغ دین جمونی کی (جو آپ ہی کے نقش قدم کی پیروی کرکے پہلے ملہم بن بیٹھا تھا پھر آخر کو آپ سے منحرف و مرتد ہوگیا تھا) طرح آپ ہی کے فیض سے اپنے خیال میں ملہم ہوگئے ہیں اور اپنے احادیث النفس کو الہامات آلہیہ سمجھ بیٹھے ہیں تو وہ ہمارے اس مضمون کو دیکھ کر ضرور ان دعاوی سے دست بردار ہو جائینگے۔ ان شاء اللہ تعالی اور اگر وہ بھی مرزا صاحب کی طرح آخر کو کھل کھیلے اور باوجود خواہش دعوے نبوت و مسیحائیت پر مصر رہے تو محکمہ عالیہ شریعت محمدیہ سے بواسطہ آپکے خادم اشاعۃ السنۃ النبویہ کے اُن پر بھی وہی فتوے لگایا جائیگا جو مرزا صاحب پر لگایا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالی۔

حضرات اڈیٹران بدر و الحکم! آپ لوگوں نے جو کچھ بدر ۲۵ جولائی و الحکم ۳۰ جولائی میں لکھا ہے محض غلط اور برخلاف واقع ہے۔ آپ لوگوں نے اس میں خود دھوکہ کھایا ہے یا دیدہ دانستہ اوروں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔

مضمون سوال میں میرا سابق اعتقاد سے رجوع کرنا تب ثابت ہوتا جبکہ اس سے پہلے میں کسی تحریر یا تصنیف میں یا کسی مجلس میں اس مضمون کے برخلاف اپنا اعتقاد ظاہر کرچکا ہوتا حالانکہ میں نے کسی تحریر میں یا زبانی تقریر میں کبھی اس اعتقاد کا اظہار نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم اور انکے رفیق امام مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام آئینگے تو تلوار چلائینگے اور دین اسلام کو بزور شمشیر[۳] پھیلائینگے جو آجتک کسی ہادی اسلام سے نہیں ہوا نہ بانی اسلام علیہ السلام سے اور نہ آپکے خلفاء قائم مقام سے۔ اگر میرے اعتقاد سابق کی نسبت آپکا یہ دعوے ہے تو منقول میری صریح کلام سے اس دعوے کا ثبوت آپ لوگوں کے ذمہ ہے اور اگر آپ لوگوں نے اپنے غلط اجتہاد سے یہ خیال و قیاس کرلیا ہے کہ چونکہ خاکسار اہلحدیث ہے اور احادیث صحیحہ کا فیصلہ اسکا عین مذہب و اعتقاد ہوتا ہے اور احادیث صحیحہ میں حضرت مسیح و امام مہدی کا بزور شمشیر اسلام پھیلانا اور کفار پر تلوار چلا کر ان کو مسلمان بنانا آچکا ہے لہذا خاکسار کا بھی یہی اعتقاد ہوگا۔ تو اس صورت میں آپ لوگوں کا اس قیاس و خیال میں صادق ہونا (جسکا اخبار بدر میں جابجا بدر صادق لکھکر دعوے کیا گیا ہے۔ اور حکم ہونے کے لئے تو راستی لازم ہی ہے) تب ہی مسلم ہوگا جبکہ آپ ایسی احادیث صحیحہ کو اپنے اخباروں میں مشتہر کردیں جنمیں یہ بیان ہو کہ حضرت مسیح و امام مہدی برخلاف سیرت نبوی و خلفاء راشدین بزور شمشیر اسلام پھیلائینگے اور زمین میں خونریزی کرکے کافروں کو مسلمان بنائینگے۔

جسقدر احادیث صحیحہ اس مضمون کی آپ صاحبان پیش کرینگے اسی قدر بحساب فی حدیث ایک اشرفی انعام پائینگے۔ مگر اس میں یہ شرط ملحوظ رکھنے کے لائق ہے کہ جو حدیث پیش کریں وہ صحیح ہو جسکا معیار ابن الصلاح وغیرہ ائمہ حدیث نے یہ بیان کیا ہوا ہے کہ وہ حدیث کسی کتاب ملتزم الصحت میں (جیسے بخاری مسلم ہیں) پائی گئی ہو یا کسی امام حدیث نے اس کو صحیح کہا ہو۔ صرف کسی ایسی کتاب میں جو ملتزم الصحۃ نہو (جیسے کتاب ترمذی و سنن ابی داؤد وغیرہ ہیں) اس حدیث کا پایا جانا کافی نہیں ہے کتب حدیث اور کلام ائمہ حدیث تک پہونچنا آپ لوگوں کو مشکل ہوگا۔ لہذا آپ کے لئے مناسب ہے کہ ایسی حدیث پیش کرنے سے پہلے اپنے ہی امام مہدی زمان اور متنبی قادیانی کے رسالہ حقیقت المہدی کے ٹائیٹل پیج کا صفحہ ۲ ملاحظہ کرلیں جسمیں اس قسم کی جملہ احادیث کو غیر صحیح و موضوع قرار دیا ہے۔

اگر اس مضمون کی حدیث آپ لوگوں کو نہ ملے تو اپنے اس خیال غلط اجتہاد کو واپس لیں اور اپنے اخباروں میں صاف یہ اقرار مشتہر کردیں کہ ہمنے جو اڈیٹر اشاعۃ السنہ پر رجوع کا الزام لگایا ہے وہ صحیح نہیں غلط ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے اس الزام رجوع سے ہمارا خود رجوع ہے۔

یہی جواب ان علماء کی طرف سے ہے جن سے آپ لوگوں نے اس رجوع کی بابت استفسار کیا ہے[۱] از انجملہ جو صاحب اس خاکسار کو اپنا ایڈوکیٹ (وکیل) تسلیم کرچکے ہیں۔ انکی طرف سے مجھے یہی کہنے کا حق ہے۔ آپ لوگوں نے انکی کسی تصنیف یا تحریر میں انکا پرانا یہ اعتقاد دیکھا ہے کہ حضرت مسیح و امام مہدی تلوار چلانے اور دنیا میں خون بہانے کو آئینگے۔ و از انجملہ جو حضرات مجھے اپنا وکیل نہیں سمجھتے وہ جو جواب چاہیں دیں مگر انکی خدمت میں بھی مجھے استدعا عرض کرنیکا حق ہے کہ وہ حضرات جبتک میرا مضمون "آسمانی مسیح اور اسکا رفیق مہدی"[۲] جو عنقریب جلد ۲۲۔ اشاعۃ السنہ میں شائع ہونیوالا ہے ملاحظہ نہ فرمالیں اس درخواست و سوال کا کوئی جواب نہ دیں۔ انکے حق میں یہی آسان

[۱] ہمارا جواب ساری قوم قادیانی نمبر [illegible] بابت ماہ ستمبر میں ملیگا۔ (اڈیٹر)

[۲] اشاعۃ السنہ کی اشاعت کا عنقریب بھی [illegible] کی مانند ہی اطلاع انتظار شاق ہے۔ (اڈیٹر)

[۳] اسلام بزور شمشیر پھیلانے کے معنے یہ ہیں کہ کافر کو تلوار دکھا کر دھمکایا جائے کہ یا تو اسلام قبول کر یا قتل۔ اس قسم کی جنگ تو [illegible] کبھی کسی نبی نے نہیں کی مولوی صاحب کو بھی اس سے انکار ہے ان [illegible]

ومناسب یہی امر ہو کہ وہ بھی اس سوال کی جواب دہی کے لئے خاکسار ہی کو وکیل کر دیں اس زمانہ میں اور آجکل کے جھگڑالوؤں سے وکیلوں ہی کے ذریعہ سے اچھی طرح بھگتان ہوتا ہے۔

" اور مرزائی پارٹی اور دیگر اہل مذاہب باطلہ جدیدہ کی نبض شناسی اور جواب دہی جو ملکہ اشاعۃ السنہ کو حاصل ہے وہ دوسروں کو کم حاصل ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

تو مولوی محمد احسن صاحب آپ حسب وعدہ اس جواب کو اخبار بدر وغیرہ میں مشتہر کر دیں۔

اڈیٹر صاحبان۔ آپ بھی اپنا فرض منصبی ادا کریں اور اس مضمون کو درج اخبار کر دیں۔ (ابو سعید محمد حسین)

مرزا صاحب قادیان اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان

چند روز ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ایک خط متضمن اپنے الہامات کا حکیم نور الدین صاحب کے دریافت کرنے پر حکیم صاحب کو لکھا تھا۔ اس خط میں چونکہ ڈاکٹر صاحب نے دو بڑے غضب کئے تھے ایک مسیح کا نام اپنے لئے بتایا تھا جس پر مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کو طیش آنا لازمی تھا کہ ہیں ہم تو اتنی مدت تک لعن طعن سنکر بھی مسیحیت میں کامل نہ ہوئے تو کون ہے کہ ہماری برابری کرے۔ دوسرا غضب یہ کیا کہ ان الہاموں میں ایک الہام مرزا صاحب کی موت کا بھی تھا کہ ۲ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ کی مدت میں تشریف لیجائیں گے یک نہ شد دو شد۔ اس لئے اس خط کے متعلق قادیانی اخباروں میں آجکل بڑی زور شور سے بحث ہوتی ہے۔ نیچے کی مراسلت مع جواب بھی اسی کے متعلق ہی جو بھیجی ہے۔ (اڈیٹر)

مکرم بندہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب۔

السلام علیکم۔ کل مجھکو مولوی عبد اللہ خاں احمدی ریلوے سٹیشن پٹیالہ پر ملے اور انہوں نے بتلایا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے مسیح اور رسول ہونیکا دعوے کیا ہے۔ پہلے تو وہ اپنی فرزند کو مسیح بتلاتے تھے اب خود مسیح بن گئے ہیں۔ اپنے آپ کو رسول بھی کہتے ہیں اخبار بدر میں خود انکا خط موجود ہے۔

آج میں نے اخبار بدر مورخہ ۲۵ جولائی پڑھا۔ اس میں آپ کے ۸۔ الہام چھپے ہیں۔ جن میں یہ چار الہام بھی ہیں۔

(۳) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

(۴) اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

(۶) اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

اس کی بابت یہ سوالات ہیں۔

(۱) کیا الہام نمبر ۳ کے موافق آپ اپنے آپ کو رحمۃ للعالمین سمجھتے ہیں۔

(۲) کیا الہام نمبر ۴ کے موافق آپ اپنے کو مرسل جانتے ہیں۔

(۳) کیا الہام نمبر ۶ کے موافق آپ اپنے آپ کو رسول حق اور بشیر و نذیر جانتے ہیں۔

(۴) الہام نمبر ۷ میں دجالی فتنہ سے مراد آپ کی مراد کون فتنہ ہے اور مسیح ہونے سے مراد آپ کی کیا ہے۔ کیا جس آنے والے مسیح کی بشارات احادیث میں ہیں۔ آپ وہی مسیح ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ کیا آپ مہربانی سے مطلع فرماوینگے کہ اس الہام کے صحیح معنے کیا ہیں۔

آپ نے مولوی نور الدین صاحب کو یہ فقرہ بھی لکھا ہے کہ نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ اس فقرہ میں خدا کا مسیح اور مرسل رسول کی مراد کیا آپ نے خود اپنی ذات سے لی ہے۔ یا یہ فقرہ حسب معتقدات مولوی نور الدین صاحب تعریضاً لکھا گیا ہے۔

اڈیٹر اخبار بدر نے مولوی محمد حسین صاحب اور اڈیٹر پیسہ اخبار کو ان دعاوی پر روشنی یا تاریکی ڈالنے کے لئے متوجہ کیا ہے لیکن میں نے یہ بہتر سمجھا کہ خود آپ سے ہی اس کے متعلق دریافت کر لیا جائے۔ صاحب البیت ادری بما فیہ۔

نیازمند محمد سلیمان عفی عنہ از پٹیالہ

رفیق ربانی قاضی محمد سلیمان صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رات میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ آپ ایک کوچ پر بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی میں بیٹھا ہوں۔ آپ ایک حدیث صحیح سے میری تصدیق فرما رہے ہیں۔ پس آپ میرے رفیق ہیں۔ آپکے خط کا جواب اس تحریک آسمانی کے بعد عرض کرتا ہوں۔

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اس میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی جو کل عالم پر لعنتیں برساتا۔ فطرت اللہ کو لعنت قرار دیتا۔ حقیقی رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتا ہے کہ انہوں نے زمین کو خون سے بھر دیا اور دلوں کی

ahmadimuslim.de

نہریں جاری نہیں اور دنیا کی تباہی کو اپنے لئے عید قرار دیتا ہے ۔ وہ میرے مقابلہ میں فنا ہو جائیگا اور دجالی فتنہ پاش پاش ۔

(۲) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ اس میں یہ بشارت ہے کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے عین سنن انبیاء اور منشائے ایزدی کے مطابق ہوگی ۔ اللہ کریم کی معیت ۔ ولایت ۔ نصرت اور ہدایت میرے شامل حال رہیگی ۔

(۳) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اسکی وہی تعبیر ہے جو نمبر ۱ میں بیان ہو چکی ۔

(۴) دجالی فتنہ سے مراد مرزائے قادیانی کا فتنہ ہے ۔ مسیح کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف سے ہلاک ہو جائیگا ۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور خداوند عالم کی طرف سے مجھے بار بار یہی علم ملا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وسید المرسلین ہیں ۔ آپ کے بعد جو کوئی شخص نبی یا رسول ہونیکا دعوے کرے وہ کذاب اور دجال ہے ۔ قرآن مجید پر تمام مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح منحصر ہے جبتک وہ قرآن مجید سے غافل ولاپرواہ ہیں ۔ اسوقت تک انکا نہ دین درست ہو سکتا ہے نہ دنیا ۔ نمبر ۱ ۔ ۲ ۔ ۳ کے الہامات کی میں یہی تاویل سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کی تبلیغ میرے ہاتھ سے سرانجام پذیر ہوگی ۔ مجھکو الہام ذیل ۶ ستمبر ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا جبکہ میں نارنول میں متعین تھا ۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اس الہام کے بعد مجھکو رب العالمین نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ مفتاح القرآن ۔ تذکرۃ القرآن اور تفسیر القرآن میرے قلم سے شائع ہوئے ۔ تفسیر القرآن انگریزی میں بھی شائع ہو سکی ۔ پس میری مسیحیت اور رسالت کی یہی تاویل ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف میں ہلاک ہو اور تبلیغ قرآن مجھ سے ہو سکے ۔ انبیاء علیہم السلام تو دنیا سے گذر چکے ہاں انکے بروز اور مثیل تاقیامت رہینگے ۔ تاکہ کشف اور رویائے صادقہ ۔ نبوت ۔ رسالت ۔ الہام ایک رفت گذشت قصہ نہ بن جائیں ۔ میرا عقیدہ ہے کہ وحی منقطع ہو چکی اور اب محض مبشرات باقی رہیا ہیں ۔

۔۔۔ تم نے جو یہ فقرہ لکھا تھا کہ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا ۔ اس میں مسیح اور مرسل کے الفاظ سے یہی مراد ہے کہ خداوند عالم نے مجھکو ان پاک ناموں میں ہلاکت دجال اور تبلیغ قرآن کی بشارت دی ہے ۔ تمام مسلمان اپنی اولاد کے نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر اس نیت سے رکھتے ہیں کہ انکے مبارک نام موجب برکت وسعادت ہوں اور وہ اعمال واخلاق میں ان سے مشابہت پیدا کریں ۔ جب اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ یا موسیٰ رکھتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ انکو انکی سعادت اور برکت سے حصہ مل چکا ۔ یا مل جائیگا پس جو نام اسلام میں جائز ہیں وہ خدا کے لئے کیوں حرام یا قابل اعتراض ہو گئے والسلام ۔ الراقم محمد عبد الحکیم خاں ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ۔ ۔ ۔ اگست

اڈیٹر ۔ گو آپنے اپنی مراد واضح کر کے بتا دی لیکن چونکہ مسلمان پہلو ایک دفعہ ایسے الفاظ والقاب سے ڈنک کھا چکے ہیں اس لئے انکا چونکنا بجا ہے بہتر ہے کہ ایسے القاب اگر آپکو الہامی بھی ہوں تو ان سے جو مدعا اور مقصود ہو ان الفاظ کو پبلک میں شائع کیا کریں ۔ اس مضمون کے متعلق ہم نے مرقع قادیانی میں ذرا تفصیل سے بحث کی ہے جو انکم ستمبر کو شائع ہوگا ۔

حساب دوستاں در دل

ستمبر کے مہینہ میں جن احباب کی قیمت ختم ہے ۔ ان کے نمبر درج ذیل ہیں ۔ ہر چند لکھا جاتا ہے کہ جس صاحب کو انکار ہو وہ اطلاعی کارڈ لکھ بھیجیں تاہم بعض دوست بڑی سرد مہری سے وی پی واپس کرتے ہیں جو نہایت ہی معیوب ہے ۔

مینیجر

نمبر	مقام	نمبر	مقام
۳۴۲	درگھانہ	۸۷۸	مئوناتھ بھنجن
۳۸۵	بیرڈھ	۸۷۹	داتہ مانسرہ
۳۹۰	شیرگڑھ	۸۸۱	بھٹنڈہ
۴۳۲	شواپور	۸۸۸	نور چک
۶۳۶	بیربیر	۸۹۱	سکھو چک
۶۳۹	ستارگنج	۸۹۲	جالندھر
۶۴۱	قریشی	۸۹۶	خانقاہ ڈوگران
۶۴۶	واہکہ	۸۹۷	[illegible] مئو
۷۰۲	امرتسر	۸۹۸	کواٹھہ
۷۶۵	سیرسیال	۸۹۹	مستی چک
۸۱۹	سنام	۹۰۰	ٹلیا برج
۸۴۸	امرتسر	۹۶۸	گکھڑسیال
۸۷۰	بخشی گڑھ	۱۰۸۱	لاہور
۸۷۱	فیض عام [illegible]	۱۰۶۳	جھواری

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جناب مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری کی ہمشیرہ انتقال کر گئی ہیں ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ امرتسر میں پڑھا گیا +

گورنمنٹ ہند نے طاعون کے انسداد کی طرف توجہ کی ہے کہ مکانات کو چوہوں وغیرہ سے صاف رکھا جائے اور جس جگہ پر طاعون ہو وہاں کے لوگوں کو آبادی سے باہر صاف جنگل میں چلے جانے کی ترغیب دی جائے +

مرزا صاحب قادیانی نے ۲۲ راگست کو بذریعہ اشتہار اپنے دام افتادوں کو مطلع کیا ہے کہ تم لوگ گورنمنٹ کی تجویز پر سب سے پہلے عمل کرو۔ کیونکہ سوائے گورنمنٹ کی سلطنت کے ہمارا کہیں ٹھکانہ نہیں۔ (الیس فی جہنم مثوی للمفسدین)

سنا ہے کہ حیدرآباد میں ایک نیا سکہ جاری ہونے والا ہے جسکی ایک طرف حضور ملک معظم کی شبیہ اور دوسری طرف ریاست کا نشان ہوگا +

گورنمنٹ ہند کی تازہ حکم کی بموجب امسال بیچ لاڑان حج بندرگاہ بمبئی سے روانہ ہونگے +

مسرت کی بات ہے کہ مولانا شبلی نعمانی اب لکڑی کے سہارے چلنے لگے ہیں اگرچہ زخم میں ابھی کچھ کسر باقی ہے +

مصر میں لڑکیوں کی تعلیم کیلئے جو مدرسہ عالیہ جاری ہے۔ اس میں تعلیم کی مدت تین سال مقرر ہے۔ اور لڑکیوں کو عربی اور انگریزی زبان حساب ہندسہ۔ جبرومقابلہ۔ تاریخ اسلام۔ جغرافیہ۔ علم کیمیا۔ طبعیات۔ بچوں کی پرورش کا فن۔ کنڈر گارٹن وغیرہ ضروری علوم وفنون کی تعلیم بلا فیس دی جاتی ہے۔ نیز ہر لڑکی کو کھانے اور کپڑے کے علاوہ دو پونڈ ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں کی فارغ التحصیل لڑکیاں دیگر مدارس میں مدرسی کے عہدہ پر ممتاز کی جاتی ہیں +

بابعالی نے حکم دیا ہے کہ غیر مسلم سیاحوں کو مسجدوں میں آنے کی ممانعت کیجائے اسپر تمام یورپین ناراض ہیں۔ کیونکہ قسطنطنیہ کی مسجدیں مسلمانوں کی گذشتہ صنعت کاریوں کے شاندار نمونے ہیں اور انکے نہ دیکھنے سے دارالخلافہ عثمانیہ کی سیر کا لطف آدھا رہجاتا ہے +

حضور نظام حیدرآباد نے حکم دیا ہے کہ جو شخص بے احتیاطی یا غفلت یا ایسے طریقے سے موٹر کار چلائے جو عوام کے لئے باعث خطرہ ہو اسپر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جائیگا۔

بہاولپور میں جدید انتظام ریاست کا اعلان کیا گیا۔ یہ انتظام کونسل آف ریجنسی کے ذریعے سے ہوگا جو صغر سن نواب صاحب کے ایام نابالغی میں انکی جگہ کام کریگی اس کے پانچ ممبر مفصلہ ذیل مقرر کئے گئے ہیں۔ (۱) مولوی رحیم بخش صاحب سابق فارین منسٹر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے (۲) سردار محمود خان صاحب جرمانہ منسٹر مال (۳) دیوان آسانند صاحب منسٹر سنوی (۴) مولوی عبدالرحمان خانصاحب منسٹر فوج کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ (۵) ماجہ طالب مہدی خانصاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم نوآبادی لائل پور گورنمنٹ کی طرف سے عہدہ دار مقرر ہوئے ہیں جناب شیخ نصیرالدین صاحب جو اب تک پرائم منسٹر تھے ریاست سے واپس تشریف لے گئے ہیں۔ صاحب پریزیڈنٹ کی تنخواہ ماہوار سو روپے اور باقی ممبروں کی ایک ایک ہزار روپیہ ماہوار تجویز ہوئی ہے۔ سنا ہے کہ ان تقرریوں سے وہاں کی پبلک نہایت خوش اور مطمئن ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کونسل آف ریجنسی اسی تا دو سال کے لئے مقرر ہوئی ہے +

ہز میجسٹی امیر کابل نے نئے ڈاکخانے قائم کئے ہیں اور ایک نیا ٹکٹ جاری کیا ہے +

ہز رائل ہائینس سردار نصراللہ خاں سفر حج کی تیاریاں کر رہے ہیں اور غالباً عنقریب کابل سے روانہ ہونے والے ہیں۔ (بسلامت روی وبازآئی)

جنگ روس وجاپان سے پہلے جاپان ۵ کروڑ پونڈ کا قرضدار تھا اور لڑائی کے بعد ۲۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کا مقروض ہوگیا۔

کلکتہ میں ایک یوروپین دلال کو ہربخش سنگھ نامی ایک دربان پر تھوکنے اور گالی دینے کے الزام میں دو سو روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

لالہ دینا ناتھ اڈیٹر اخبار ہندوستان کی اپیل کی تاریخ چیف کورٹ میں ۲ ستمبر مقرر ہوئی ہے۔ سنا گیا ہے کہ اس کا بھائی ایشر داس مقدمہ کی پیروی کیلئے کلکتہ سے کسی نامور وکیل کو لینے گیا ہے۔

مسٹر کلیمنسو وزیر اعظم فرانس جسکو حضور ملک معظم نے ۱۴ ماہ حال کو مقام میرین باڈ شرف ملاقات بخشا۔ اور لنچ پر مدعو کیا اسکا بیان ہے کہ ملاقات میں عام پولیٹکل حالات پر گفتگو ہوتی رہی اور معاملات مراکو کا خاص طور پر ذکر آیا (خدا خیر کرے)

حیدرآباد میں ریاست کیطرف سے چیدہ چیدہ افسروں کو جنہیں دورہ کرنا پڑتا ہے ریاست کی طرف سے ۵ ہزار روپے کی ایک ایک موٹر کار دیگئی ہے اور ہر ایک کے لئے سو روپے ماہوار خرچ بھی منظور ہوا ہے

مربوط (مصر) میں ایک جرمن نے جو آثار قدیمہ کی تلاش کے لئے وہاں گیا ہوا ہے مذہب اسلام قبول کیا اور اسکا نام موسیٰ محمد رکھا گیا (محمد موسیٰ پہلے تھا) +

ahmadimuslim.de

ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے اخبار گوہر بار اہلحدیث مورخہ ۷ جولائی ۱۹۱۲ء کے صفحہ کالم اول میں ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں

"یہ مومیائی ہم نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے"

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل۔ دق۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲ آدھ پاؤ سے مع محصولڈاک

روغن فولاد جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کی رنگت سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ ہر قسم کی دماغی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ زکام۔ ضعف بصر کیواسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک۔ منشی اور سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے اسے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

سرمہ مقوی بصر دھند۔ جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا روز استعمال کر بینائی کو طاقت بخشتا ہے

قیمت فی تولہ ۱۲ سے مع محصولڈاک

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہیں مریض کو اپنی مفصل کیفیت لکھنی چاہئے +

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح لکھی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کی جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بائد و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیریات جلدوں میں ہے جنہیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم زیر طبع ہے جو عنقریب طبع ہو کر ناظرین تک پہنچنے والی ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت عہ ۔ جلد دوم سورہ آل عمران ونساء قیمت عہ
جلد سوم سورہ مائدہ انعام اعراف ۔ عہ ۔ جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ عہ
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک ہے

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول عہ

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث ہے۔ بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت۔ قیمت ۱۰

آیات متشابہات - اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ ۳ ۔

دلیل الفرقان - بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲

شادی بیوگان اور نیوگ - آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱

المشتہر
مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

ضعف اور مردی کمال۔ دماغ الاعضا رئیسہ کا ۔۔۔ جواب۔ جسمانی ضعف ۔۔۔ دل و دماغ ۔۔۔ المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر